اور حافظ صاحب نے اس روایت کی صحت کے متعلق کچھ ذکر نہیں کیا۔ جیسا کہ صاحب نیل نے کہا ہے:

"وقد اورد الحافظ هذا فی التلخیص ولم یتکلم علیه"

لہٰذا چونکہ اس روایت کی صحت کا کچھ اتہ پتہ نہیں ہے اس لیے اس سے استدلال صحیح معلوم نہیں ہوتا۔

قولِ ثانی:

ایک دن رات کا سفر ہو۔ امام بخاری رحمہ اللہ الباری نے اپنی صحیح میں اسی کو اختیار فرمایا ہے۔ اور وہ اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں:

"لا یحل لامرأة تؤمن باللہ والیوم الآخر ان تسافر مسیرة یوم ولیلة الا معها ذو محرم" (رواہ الجماعة الا النسائی۔ نیل الاوطار ص۲۳۵)

کہ "مومنہ عورت کو جائز نہیں کہ وہ ایک دن رات کا سفر محرم کے بغیر کرے"

مگر یہ قول بھی صحیح نہیں کیونکہ اس حدیث میں یہ وضاحت نہیں کہ اس سے کم مسافت میں قصر جائز نہیں، واللہ اعلم!

قولِ ثالث:

نو کوس کی مسافت میں قصر کرنی چاہیئے۔ چنانچہ حدیث میں ہے:

"عن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اذا خرج مسیرة ثلاثة امیال او ثلاثة فراسخ صلی رکعتین" (رواہ احمد ومسلم وابوداؤد۔ نیل الاوطار ص۲۳۳ ج۳)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب تین کوس یا نو کوس کی مسافت کیلئے نکلتے تو قصر کرتے"

چونکہ اس حدیث کی صحت مسلمہ ہے لہٰذا اسی حدیث پر عمل ہونا چاہیئے اور یہی بات صحیح معلوم ہوتی ہے۔ مگر چونکہ اس میں تین کوس اور نو کوس کے تعین میں امام شعبہ کو شک ہے۔ اس لیے احتیاطاً تین کوس کی بجائے نو کوس کے سفر میں قصر کرنی چاہیئے اور تین کوس کی مسافت نو کوس میں داخل ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے بھی اسی حدیث کو اس مسئلہ میں اصح اور اصرح یعنی زیادہ صحیح اور زیادہ صریح قرار دیا ہے:

"وهو اصح حدیث ورد فی ذالك واصرحه" (نیل ص۲۳۴)

عارضی قیام اگر تین دن کے لئے ہو تو قصر کی مسافت میں نماز قصر جائز ہے اور اگر قیام چار دن کا ہو تو قصر جائز نہیں۔

۲۔ صبح اور مغرب کی نمازیں قصر نہیں۔ جیسا کہ احادیث میں یہ مسئلہ بیان ہو چکا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

۳۔ واضح ہو کہ سنتوں کی قضا مشروع اور جائز بلکہ افضل ہے۔ چنانچہ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے